آئی ٹی کہانی

ہمارے محسن

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

قرۃالعین جائے نماز پر بیٹھی بڑے خضوع کے ساتھ دعا مانگ رہی۔ اس نے اپنی امی کا بڑا سا دوپٹہ سر پر مخصوص انداز سے لپیٹ رکھا تھا۔ اس کے ہونٹ دیرے دیرے ہل رہے تھی۔ جبکہ آنکھیں بند تھیں۔ پیچھے سے اس کا بڑا بھائی شبیر آیا اور اس نے بہن کے پیچھے رک کر مسکراتی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ قرۃالعین کو کچھ پتا نہیں تھا کہ شبیر بھائی اس کے پیچھے کھڑے ہیں۔ وہ پورے انہماک اور توجہ کے ساتھ دعا مانگنے میں مصروف تھی۔

بڑی بی! خیریت تو ہی۔ ایسا کون سا مسئلہ الجھ گیا جو تم اللہ میاں سے اس قدر ڈوب کر دعا مانگ رہی ہو؟ ’’شبیر نے ’’ آخر کھنکھارتے ہوئے کہا تو قرۃ العین نے دعا مانگتے مانگتے مڑ کر بھائی کی طرف دیکھا اور زور سے اونہہ کہا۔ پھر اس نے شبیر بھائی کو وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا مگر شبیر وہیں کھڑا رہا اور شوخ نظروں سے بہن کی طرف دیکھتا رہا۔ قرۃ العین پھر دعا مانگنے میں مصروف ہوگئی۔ ساتھ ہی وہ مڑ مڑ کر شبیر کو بھی دیکھتی رہی کہ وہ وہاں سے گیا نہیں۔

شبیر بیٹا! کیوں بہن کو تنگ کر رہے ہو؟ ’’قرۃ العین کی امی نے اندر آتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی دیر سے اپنے کمرے ’’ سے دیکھ رہی تھیں کہ لائونج میں قرۃ العین نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگ رہی ہے اور شبیر اسے پریشان کر رہا ہی۔

امی! میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان بڑی بی کو ایسی کونسی مشکل پیش آگئی ہے جو یہ اللہ میاں سے اتنے ’’ خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگ رہی ہیں۔‘‘ شبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رزلٹ آنے والا ہے نا...‘‘ امی نے شبیر کے کان میں سرگوشی کی۔’’

اوہ! یہ بات ہی! تو اس لیے اللہ میاں کے آگے دھڑادھڑ سجدے کیے جا رہے ہیں۔‘‘ شبیر نے کہا ’’مگر بھئی انسان جو ’’ کرتا ہے ویسا ہی پھل پاتا ہی۔ ان بڑی بی نے جیسے پرچے حل کیے تھے ویسا ہی نتیجہ ملے گا۔ اب اللہ میاں ان کے خراب کئے ’’ہوئے پرچے تو حل کرنے سے رہی۔

بری بات ہے بیٹا! ایسی بات منہ سے نہیں نکالتی‘‘۔ شبیر اور قرۃالعین کی امی نے پیارے سے اپنے بیٹے کو ڈانٹا تو وہ ’’ مسکراتا ہوا گھر سے باہر چلا گیاصبح جب ابو اسکول جا رہے تھے تو قرۃالعین نے انہیں آواز دے کر روک لیا اور کہا’’ابو! ’’میرے رزلٹ آنے والا ہی... ذرا اخبار میں دیکھ لیجئے گا۔

دیکھ لوں گا... دیکھ لوں گا۔ جس دن تمہارا رزلٹ آئے گا میں اخبار لے آئوں گا۔‘‘ ابو نے کہا اور اپنیبیٹی کے سر پر ’’ ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر چلے گئی۔

قرۃالعین نے میٹرک امتحان دیا تھا۔ اس کے پیپر اچھے ہوئے تو اسے اپنی کامیابی کی پوری امید تھی مگر چونکہ وہ ایک لڑکی تھی اس لیے خواہ مخواہ گھبرا رہی تھی۔ اس کا دل یہ سوچ کر بار بار دھڑک اٹھتا تھا کہ کہیں وہ فیل نہ ہو جائی۔ یہ احساس اسے بار بار پریشان کیے جا رہا تھا۔

شبیر اس کا بڑا بھائی تھا۔ وہ کالج میں پڑھ رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھی۔ مگر ان میں چھیڑ چھاڑ چلتی رہتی تھی۔ کبھی قرۃالعین اپنے ابو کو اخبار لانے کے لئے کہتی اور کبھی اپنے بھائی شبیر کو بار بار مارکیٹ کے چکر لگواتی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح جلد از جلد وہ اخبار اس کے ہاتھ میں آجائے جس میں میٹرک کے سالانہ نتائج درج ہوں اور ان میں وہ اپنا رول نمبر تلاش کری۔۔۔

شام کو اس کے ابو گھر واپس آئے تو اس نے آتے ہی ان سے رزلٹ والے اخبار کے بارے میں پوچھا ’’بیٹا! میں نے ’’اخبار والے سے کہہ دیا ہی۔ جیسے ہی رزلٹ آئے گا وہ پہلا اخبار یہاں تمہیں دے کر جائے گا۔ تم بالکل فکر مت کرو۔

‘‘... اسی شام کو قرۃالعین کی سہیلی فرزانہ کا فون آگیا۔ اس نے کہا: ’’قرۃ العین آج رزلٹ کا اعلان ہو رہا ہے اور

ابو رزلٹ آگیا... شام کو اس کا اعلان ہو رہا ہی... آپ شبیر بھائی کو اخبار والے کے پاس بھیج دیں۔‘‘ قرۃ العین نے ’’ اپنی سہیلی کی بات کاٹتے ہوئے چیخ کر ابو نے کہا۔

ابھی اخبار میں نہیں آئے گا۔ اخبار تو صبح آئے گا۔ ’’فرزانہ نے کہا۔’’

مگر تم تو ابھی کہہ رہی تھیں کہ شام کو اعلان ہو رہا ہی۔‘‘ قرۃ العین بولی۔’’

ہاں کہا تھا مگر وہ نیٹ پر آئے گا۔‘‘ فرزانہ نے کہا۔’’

:نیٹ پر... مگر نیٹ تو ہمارے ہاں نہیں ہے پھر...‘‘ قرۃالعین نے کہا تو فرزانہ نے اس کی بات کاٹ دی اور کہا’’

‘‘تم میرے گھر آجائو۔ میرے ہاں نیٹ ہی۔ میں اور تم اکٹھے ہی رزلٹ دیکھیں گی۔’’

تھوڑی دیر بعد ہی قرۃالعین اپنے بھائی کے ساتھ فرزانہ کے گھر جا پہنچی جہاں فرزانہ اپنے ابو کے ساتھ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی تھی۔ قرۃالعین کو دیکھتے ہی اس نے کہا ’’نیٹ پر رزلٹ آگیا ہے مگر میں نے ابھی تک نہیں دیکھا... تم سے وعدہ ‘‘جو کیا تھا کہ ساتھ دیکھیں گی۔

پھر فرزانہ نے کمپیوٹر آن کیا اور ایک بٹن دبایا تو اسکرین پر کال پوائنٹ ڈاٹ کام کی سائٹ کھل گئی ۔

یہ کیا ہے فرزانہ ؟‘‘ قرۃ العین نے کہا اس کی آنکھوں میں الجھن تھی۔’’

یہ ایک ویب پورٹل ہے اس میں بہت کچھ ہی۔‘‘ فرزانہ نے کہا ’’مگر فی الحال ہم اس میں رزلٹ دیکھیں گے پھر ’’ دوسری چیزیں بھی چیک کریں گی۔‘‘ یہ کہہ کر فرزانہ نے ایک بکس پر کلک کر دیا جس پر رزلٹس لکھا تھا۔ تھوڑی دیر میں ان -Result Matric Science 2007 کے سامنے اسکرین پر یہ الفاظ جگمگارہے تھی۔

پھر ایک کھڑکی نظر آگئی۔ فرزانہ نے پہلے اس پر قرۃالعین کا رول نمبر ٹائپ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اسکرین سے وہ نمبر غائب ہوگیا اور پھر اس پر قرۃالعین کا نام اس کے اسکول کا نام اور گریڈ لکھا ہوا آگیا۔ وہاں موجود سبھی لوگوں نے قرۃالعین کو مبارک باد دی پھر فرزانہ نے اپنا رول نمبر لکھ کر چیک کیا۔ اس پر بھی مبارک باد آئی۔ اس کا بھی اے گریڈ تھا۔

رزلٹ آگیا دونوں سہیلیاں اے گریڈ سے کامیاب ہوگئیں اب وہ خوش اور مطمئن تھیں۔ ’’انکل! یہ جو ویب سائٹ ہم دیکھ رہے ہیں جس پر ابھی ہم نے رزلٹ دیکھا۔ اِس ویب سائٹ کو جن لوگوں نے تیار کیا ہے اُن کو اِس سے کیا فائدہ ہوا ہی؟‘‘ قرۃالعین نے پوچھا۔

کمپیوٹر اور ویب سائٹس زندہ قوموں کا نشان ہوتی ہیں۔ یہ ہمیں تاریخ میں زندہ رکھنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔‘‘ فرزانہ ’’ کے ابو نے کہنا شروع کیا۔ ’اس بامقصد جدوجہد پیچھے جو لوگ جو ذہن کام کر رہے ہیں دراصل وہی اس قوم کے سچّے رہنما ہیں۔ یہ نوجوانوں کے مسیحا ہیں ان کی بہبود اور تعلیم و تربیت چاہتے ہیں۔ انہیں دیگر اقوام کی برادریوں میں باعزت مقام دلانا چاہتے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ پاکستانی نوجوان آگے بڑھیں اور ترقی کریں۔ انہوں نے پاکستان میں آئی ٹی کو متعارف کرایا ہے اس ملک کے بچے بچے کو آئی ٹی کی تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔‘‘ یہ کہہ کر فرزانہ کے ابو رکے اور پھر بولی۔ ’’اب رہی بات یہ کہ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمہاری تعلیم و تربیت حا صل کرنے سے تمہارے ماں باپ کو کیا فائدہ ہوگا اور میری فرزانہ کے تعلیم حاصل کرنے سے مجھے یا میری بیوی کو کیا فائدہ ملے گا؟ ظاہر ہے کوئی نہیں۔ یہی معاملہ انکا بھی ہی۔ وہ قوم کے بچوں اور بچیوں کی راہ نمائی صرف اس لیے کر رہے ہیں کہ یہ نوجوان ‘‘آگے بڑھیں اور خوب ترقی کریں۔

پھر تو یہ ہمارے محسن ہوئے ہے نا انکل؟‘‘ قرۃ العین نے کہا۔’’

ہاں بیٹا! یہ ہمارے محسن ہیں جو آئی ٹی کی تعلیم و تربیت سی۔ کیریئر گائیڈنس سے اور اپنی ویب سائٹ سے ہماری ” “مسلسل مدد کر رہے ہیں۔

* * * *